"گاسپل کروسیڈ" نے اپنے دو ملازمین کو معطل کر دیا۔

[تبلیغ و تبشیر کے نام پر بعض اوقات جعل سازی بھی کی جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال زیر نظر رپورٹ سے سامنے آئی ہے۔ رپورٹ بیت المقدس میں مقیم جوناتھن مائلز نے لکھی اور "کرسچنٹی ٹوڈے" میں شائع ہوئی ہے۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے طالب علم مشتاق احمد مشتاق نے اِسے انگریزی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔ مدیر]

"گاسپل کروسیڈ انکار پوریٹڈ" بریڈنٹن (فلوریڈا - ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کا جیرالڈ ڈرسٹائن (Gerald Derstine) سات برس تک اسرائیل اور "مغربی کنارے" کی مسلم آبادی میں معجزوں کے ظہور، کثیر تعداد میں مسلمانوں کی تبدیلی مذہب اور نتیجتہً مسیحیوں کے قتل ہونے کی سنسنی خیز اطلاعات سے اپنے پیرو کاروں کو ابھارتا رہا۔

ڈرسٹائن کے حامیوں نے دل کھول کر اس سے تعاون کیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے مظلوم چرچ اور ترویجِ مسیحیت میں مشغول تنظیم کی امداد کے لیے صرف ۱۹۹۴ء میں اُنہوں نے ۲ء۸ ملین امریکی ڈالر جمع کیے، لیکن مارچ ۱۹۹۵ء میں ڈرسٹائن کی تنظیم سے وابستہ ایک عرب رہنما نے، اپنے دعوؤں کے خلاف سامنے آنے والے ثبوتوں کے پیشِ نظر تسلیم کیا کہ اُن کے دعوے اور اطلاعات من گھڑت تھیں۔ تنظیم کے "بورڈ آف ڈائریکٹرز" نے اُس عرب رہنما اور ایک دوسرے شخص کو اپریل میں معطل کر دیا۔ تنظیم نے ۱۹۹۳ء میں شائع کی جانے والی کتاب Fire over Israel سمیت لٹریچر اور وڈیو ٹیپوں کی مزید تقسیم روک دی۔ ان ٹیپوں میں ڈرسٹائن کی کامیابی کی کہانیاں بیان کی گئی تھیں۔

مسلمانوں کی تبدیلی مذہب؟

۶۷ سالہ ڈرسٹائن، سابق منونی (Mennonite) پادری ہے۔ وہ ۱۹۵۰ء کی دہائی کے نصف آخر میں Full Gospel Business Men's Fellowship کے ایک مقرّر کے طور پر امریکہ میں معروف ہوا۔ ۱۹۸۱ء میں جب وہ اسرائیل میں کچھ دوستوں کو لے کر گیا تو اُس سے مشرقی بیت المقدس کے محمد روی دان [رضوان] نے ملاقات کی جو بعد ازاں ڈرسٹائن کی تنظیم کو چاندی کے ہار بیچنے لگا۔ روی دان نے اپنے شعوری ایمان کا اعلان کیا اور ڈرسٹائن کو دعوت دی کہ وہ اُس کے قبیلے کا "مذہبی رہنما" بن جائے۔

۱۹۸۸ء میں روی دان اور اُس سے وابستہ افراد سے حاصل ہونے والی اُن اطلاعات کو ڈرسٹائن نے

عام کرنا شروع کیا جن میں بیماروں کے تندرست ہونے، خدائی نشانات اور معجزات دیکھ کر ہزاروں مسلمانوں کے مذہب تبدیل کرنے کا ذکر تھا۔

اسرائیل کے ایونجلیکل رہنماؤں کی بروقت اور بار بار کی تنبیہ کے باوجود ڈرسٹائن نے اپنی اطلاعات کے درست ہونے پر اصرار جاری رکھا۔ روجر ایل بیل (Roger Elbel) کے بقول "ڈرسٹائن نے کہا کہ مقامی چرچ کے بیانات کی نسبت اُسے اپنے افراد کی اطلاعات پر زیادہ اعتماد ہے۔" واضح رہے کہ روجرایل بیل گزشتہ دس برس سے مسیحی ہیں اور اُنہوں نے Missionary Alliance کی جانب سے عربوں میں کام کیا ہے۔ اسرائیل میں ۲۳ ایونجلیکل چرچوں اور تنظیموں کی ڈھیلی ڈھالی تنظیم The United Christian Council کی طرف سے نومبر ۱۹۹۴ء میں بیان جاری کیا گیا کہ یہ ڈرسٹائن کی تبشیری تنظیم کے بیانات کی تصدیق کر سکتی ہے اور نہ تائید ہی۔

ڈرسٹائن نے کہا کہ اُس نے یہ اطلاعات "کسی قسم کے وہم وگمان کے بغیر" شائع کیں کہ "یہ جھوٹ پر بھی مبنی ہو سکتی ہیں۔" لیکن اِس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ "قطع نظر اِس کے کہ ہماری رپورٹیں کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہوں، وہاں ایک ایسا عنصر ہے جو اُنہیں ماننے کے لیے تیار نہ ہوگا۔"

غلط ترجمانی کے ڈھنگ

Fire over Israel میں جن دیہات کا ذکر کیا گیا ہے، اُن میں سے متعدّد کے حالیہ دورے سے غلط ترجمانی کے ڈھنگ سامنے آئے ہیں کہ کس طرح ڈرسٹائن اور اُس کے ساتھیوں کے دوروں کے لیے "واقعات" منظّم کیے گئے۔ بیان کیا گیا تھا کہ جرون کے علاقے میں ایک معروف "مسلم شیخ" علاقائی رہنما سعید الحجاثی کے شیر خوار بچے کو قتل کرنے کی کوشش کے بعد حلقۂ مسیحیت میں شامل ہوا تھا۔ تحقیق پر یہ "مسلم شیخ" الحجاثی کا برادر نسبتی عمر نوفل نکلا جو اُردن سے اُسے ملنے آیا ہوا تھا۔

ایک انٹرویو میں نوفل نے وضاحت کی کہ ڈرسٹائن اور الحجاثی "غریب خاندانوں کی مدد کرنے" کے نام پر اُس کے گھر آئے، اُسے دو سو ڈالر کی رقم دی، تصویر بنائی اور چلے گئے۔ اِسی طرح تنظیم کی جاری کردہ دو ویڈیو ٹیپوں میں ڈرسٹائن پر "ہال ہول" نامی گاؤں میں قاتلانہ حملہ دکھایا گیا ہے۔ قاتلانہ حملے کے منظر کے بعد ڈرسٹائن نے کہا ہے کہ "اُس خطّے میں مسجدیں خالی ہو رہی ہیں اور وہ [مسلمان] اِس صورتِ حال پر مغرب سے آنے والے اس شخص [ڈرسٹائن] کو دوش دیتے ہیں۔" لیکن کفایہ پہنے اور قصاب کا چھرا ہاتھ میں لیے نوجوان، جو مبیّنہ طور پر مقامی مسجد سے ڈرسٹائن کا کام تمام کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا، حقیقت میں وہ ڈرسٹائن کے ایک مقامی کارکن کا بیٹا تھا۔

مارچ ۱۹۹۵ء میں بیت لحم کے ایک ریستوران میں جب الحجاثی سے اِن باتوں کے بارے میں گفتگو ہوئی تو اُس نے تسلیم کیا کہ "سب کچھ جھوٹ ہے۔" اور کہنے لگا کہ اُس نے حال ہی میں ایسے کاموں

سے توبہ کی ہے۔

اُس شام اس نے ڈرسٹا ئن سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ابتداء میں مقامی کارکنوں سے حاصل شدہ اطلاعات پر اُسے یقین تھا۔ المجاثی نے ڈرسٹا ئن سے اپنی گفتگو کا اختصار یوں کیا کہ "میں نے اُسے بتایا کہ براہ کرم، بھائی! کسی بات پر یقین نہ کریں۔ میں مزید اس کارروائی میں شامل نہیں ہو سکتا کیوں کہ خدا مجھے سزا دے رہا ہے۔--- میں نے ڈرسٹا ئن کو آگاہ کر دیا کہ جو کچھ اُسے بتایا گیا ہے اُس میں صداقت بہت ہی کم ہے۔"

"میں نے اُسے بتایا، بھائی جیرالڈ، [تمہاری مہیا کردہ] رقم سے میرے پاس ایک گھر ہے اور ایک کار، میں تمہیں یہ واپس کر دوں گا۔"

المجاثی کے بقول تنظیمی رپورٹوں اور متعدد جعلی ہنگامی اپیلوں کے نتیجے میں مقامی رہنماؤں نے ۱۹۸۸ء سے اب تک پانچ لاکھ ڈالر کی رقم وصول کی ہے۔ اُس نے تنظیم کی رقم سے اپنے لیے تین منزلہ گھر تعمیر کیا ہے، جسے ڈرسٹا ئن کے شائع کردہ لٹریچر میں "شہداء کا پہلا چرچ" قرار دیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اِس چرچ میں کم و بیش ۳۵ اسلام چھوڑنے والے مقتول نو مسیحیوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کو پناہ دی جائے گی۔"

تادیبی اقدام

المجاثی نے تسلیم کیا کہ کوئی شہید ہوا اور نہ ڈرسٹا ئن کی تبشیری تنظیم سے وابستہ کوئی سابق مسلمان مخلص نو ایمان ہے۔ شاہین نانف نے "گھریلو چرچ" کی تبشیری مجالس منعقد کرنے کے نام پر ۹ ہزار ڈالر لیے، مگر اس رقم سے اُس کے گھر میں ایک مزید منزل کا اضافہ ہوا۔ شاہین نانف نے اس بات کی تصدیق کی کہ گلیلی میں جن مسلمانوں کو "نو مسیحی" بتایا گیا ہے وہ بدستور اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔

جب مقامی تبشیری حلقے کا سربراہ روی دان جعل سازی میں ملوّث بتایا گیا تو "گاسپل کروسیڈ" کے بورڈ آف ڈائریکٹرز —— جس میں ڈرسٹا ئن بذات خود، اُس کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں، —— نے محض تادیبی اقدام مناسب خیال کیا۔

گاسپل کروسیڈ کے شائع کردہ ایک پمفلٹ میں روی دان نے دعوی کیا ہے کہ ایک کم سن شہید بچے کا جسم اُس کے ہاتھوں میں پہلے مٹی میں تبدیل ہو گیا اور پھر ایک بڑے سفید کبوتر کی شکل میں آسمان کی جانب پرواز کر گیا۔ جب بورڈ آف ڈائریکٹرز نے بچے کی موت کا سرٹیفکیٹ دیکھا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ طبعی طور پر فوت ہوا تھا اور اُسے معمول کے مطابق دفنایا گیا تو روی دان اور المجاثی کو معطّل کر دیا گیا۔

گاسپل کروسیڈ کے بانی اور صدر کے صاحبزادے فِلی ڈرسٹا ئن نے اپریل ۱۹۹۵ء کے ایک خط میں کہا ہے کہ تنظیم سے مدد حاصل کرنے والے رہنماؤں کے لیے جواب دہی کا ایک طریقہ کار وضع کر لیا گیا ہے۔ اگر کسی کو پیش آمدہ واقعات سے دکھ ہوا ہے یا کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہے تو اس کے لیے اُنہیں ازحد افسوس ہے۔ تنظیم کی جانب سے آزادانہ طور پر معجزات کی تصدیق پر جیرالڈ ڈرسٹائن نے کہا ہے کہ "یہ بصیرت کا معاملہ ہے، محض شعور کا نہیں ---اگر آپ روح القدس کی مدد سے چیزوں کو نہیں دیکھتے تو آپ اِس کام کے اہل ہی نہیں۔" (کرسچنٹی ٹوڈے، ۱۱ ستمبر ۱۹۹۵ء)

ایشیا

پاکستان: "مسیحیوں کو یہ نہ سوچنا چاہیے کہ اُن کے خلاف تعصّب برتا جاتا ہے۔" سینیٹر قاضی حسین احمد

"پاکستان کرسچن کانگرس" کے زیرِ اہتمام "پاکستان میں اقلیتیں اور مذہبی آزادی" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار [اسلام آباد: ۳ دسمبر ۱۹۹۵ء] سے خطاب کرتے ہوئے مسیحی مقررین نے مطالبہ کیا کہ وطنِ عزیز میں شراب پر پابندی عائد کی جائے۔ سیمینار میں سینیٹر قاضی حسین احمد مہمانِ خصوصی تھے۔ دوسرے مقررین میں جمعیت علمائے اسلام کے سینیٹر حافظ حسین احمد، تحریک فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری سیّد افتخار نقوی، نذیر حسین بھٹی صدر "کرسچن ایسوسی ایشن" پروفیسر سلامت اختر اور ڈاکٹر رابرٹ ٹریر، جنرل سیکرٹری "انٹرنیشنل ایسوسی ایشن برائے آزادی مذہب" شامل تھے۔

حافظ حسین احمد نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفّظ کریں۔ اُنہوں نے مسیحی برادری سے اپیل کی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر شراب فروشی کے خلاف مشترکہ جلوس نکالیں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ وہ دن دُور نہیں، جب مسلمان اور مسیحی مل کر یہودی لابی کی سازشوں کے خلاف اقدام کریں گے۔

مہمانِ خصوصی سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا کہ مسیحیوں کو یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اُن کے خلاف تعصّب برتا جا رہا ہے۔ "حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں مسلمانوں کو بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی نہیں۔" قاضی صاحب نے اسلام کے خلاف مغربی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کو دہشت گردوں کے رُوپ میں پیش کر رہے ہیں۔ مختلف ملکوں میں اسلامی تحریکیں اُبھر کر سامنے آ گئی ہیں تاکہ اُن مظالم کا تدارک کیا جا سکے جو حکمرانوں کی طرف سے لوگوں پر